نگاہ اولین:

خادم الحرمین الشریفین کا سانحہ ارتحال

یکم اگست 2005 سوموار کی صبح کو عالمی میڈیا کے توسط سے یہ دلسوز خبر نشر ہوئی:

(أعلن الديوان الملكي في الرياض برحيل خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز آل سعود صباح يوم الاثنين أول أغسطس ٢٠٠٥م في تمام الساعة السادسة بالتوقيت المحلي وذلك عن عمر يناهز ٨٣عاما وبعد ما ظل طريح الفراش إلى مدة وأدخل المستشفى في اليوم ٢٧ من شهر مايو ٢٠٠٥ للعلاج ولكن رحمة الله تعالى استأثرت به فلبى نداء ربه راضيا مسرورا في ٢٦ من شهر جمادى الأخرى عام ١٤٢٦ﻫ المصادف أول أغسطس عام ٢٠٠٥م ـ فإنا لله وإنا إليه راجعون)

یہ اس عظیم شخصیت کی اس دنیا سے رخصت ہونے کی اندوھناک خبر تھی جس میں کسی مخلوق کو ثبات نہیں ۔فرمان باری تعالی ہے﴿**کل من علیھا فان ۞ویبقٰی وجه ربک ذو الجلال والاکرام ۞**﴾ قانون قدرت کے مطابق ہر ایک کو یکے بعد دیگرے اپنے مقررہ وقت پر جانا ہی ہے،مگر کچھ ہستیوں کی اس دنیا سے رخصت کے بعد جو خلا پیدا ہوتا ہے وہ رہتی دنیا تک محسوس ہوتا رہتا ہے۔اور آج عالم اسلام اس شیر جزیرۃ العرب کا داغ مفارقت سہ رہا ہے،جس نے اپنے ۲۳ سالہ دور اقتدار میں سعودی عرب کو پورے عالم میں ایک باوقار اسلامی ملک کی حیثیت سے اوج ثریا کو پہنچایا۔''**جلالة الملک**'' کے بجائے ''**خادم الحرمین الشریفین**'' کا متواضع لقب اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ حرمین شریفین کی جو خدمت سرانجام دی اور حاجیوں اور زائرین کی تسہیلات کے لئے جو سنہرے اقدامات کیے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

حرمین کی توسیع کے منصوبے پر جو رقم خرچ کی گئی وہ 75 بلین ریال سے زیادہ ہے۔مدینہ منورہ میں قرآن کمپلکس (**مجمع الملک فھد**) کا قیام ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی تاریخ اسلامی میں مثال نہیں ملتی۔کروڑوں کی تعداد میں قرآن مجید معیاری کاغذ پر اور 100 فیصد درست کتابت،طباعت اور بائنڈنگ کی ضمانت کے ساتھ شائع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔اور تقریبا 40 زبانوں میں باترجمہ قرآن مجید کی اشاعت وتوزیع اس کے علاوہ ہے۔اسی طرح دنیا کے پانچ براعظموں میں 1500 مساجد اور 210 مراکز علمیہ کا جال بچھا دیا ہے۔یہ اور ان جیسے دیگر فلاحی اعمال خصوصا مغرب کے کفرستان میں نور اسلام پھیلانے کی کوششیں وہ کارہائے نمایاں ہیں جن کی بدولت قوی امید ہے کہ اللہ تعالی ان کا نام بھی صالح وتقویٰ شعار بادشاہوں کے صف میں شامل کرے گا۔

شاہ فہدؒ ایک صاحب بصیرت حکمران تھے۔ایران وعراق کی جنگ ہو یا کویت پر صدام حسین کے مظالم،سارا بوجھ سعودیہ

عربیہ کو اٹھانا پڑا۔ 11 ستمبر کی صیہونی سازش کے ضمن میں پیدا ہونے والے سیاسی و مذہبی اتھل پتھل میں عالم اسلام جن جن دلخراش مسائل سے دوچار ہوا اور اس کی پاداش میں عراق و افغانستان سامراجیت کے بھینٹ چڑھ گئے اور سعودیہ، پاکستان اور ایران خاص طور پر ان کے ٹارگٹ پر چلے آرہے ہیں۔ اسی طرح دیگر روح فرسا واقعات سعودی عرب کے اندر و باہر جنم لے رہے تھے، جن کا انتہائی حکمت عملی سے مقابلہ کرنا انہی کا خاصہ تھا۔

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

اور کتاب وسنت کے احکامات پر التزام کی بدولت اللہ تعالی کا خاص کرم مملکت کے حکمرانوں کے شامل حال رہا ہے۔

شاہ فہدؒ کے والد اور موجودہ سلطنت کے بانی ملک عبدالعزیزؒ نے 1924 میں قرآن وسنت پر مبنی شرعی نظام نافذ کیا تھا۔ تاحال ان خوش قسمت حکمرانوں نے اس نظام پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا۔ اس عظیم ملک کے عظیم حکمرانوں نے ہمیشہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو اپنی خصوصی برادری میں شامل رکھا اور ہر آزمائش میں حق برادری ادا کرتا رہا۔ جب پاکستان عالمی سازش کے تحت دولخت ہوگیا تو اس وقت کے عظیم مفکر شاہ فیصلؒ نے جس دکھ درد کا اظہار فرمایا تھا وہ اب تاریخ کا حصہ ہے۔ جب بھی پاکستان پر دشمن ملک کی طرف سے جنگ تھوپی جاتی تو وہ اسے اپنے خلاف جنگ تصور کرتے۔ جب پاکستان نے ایٹم بم بنایا تو پاکستان کا ناطقہ بند کرنے کیلئے سامراجی طاقتوں نے عالمی پیمانے پر دفاعی واقتصادی پابندیاں لگائیں تو خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیزؒ ہی تھے جن کا دل پاکستان کے لئے دھڑکتا تھا، انہوں نے ایسا اقتصادی سہارا دیا جس سے پاکستان پہلی اسلامی ایٹمی قوت کی حیثیت میں الحمدللہ اپنی جگہ قائم ودائم رہا۔ ان جیسی ہستیوں کے لئے سعدی کا یہ شعر موزون ہے:

دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکو کار زیست ‏‏‏‏‏‏ کز عقبش ذکر خویش زندہ کند نامرا

آپ اپنے والد گرامی شاہ عبدالعزیزؒ کے دور سے شاہ خالد بن عبدالعزیزؒ تک کلیدی عہدوں پر فائز رہے تھے، خصوصی صلاحیتوں اور طبعی فہم وفراست کے مالک تھے۔ ان صلاحیتوں کی بدولت آپ ایک کامیاب حکمران ثابت ہوئے۔ عالمی افق پر رونما ہونے والے حالات وواقعات اور زمینی حقائق کا گہرا ادراک رکھتے تھے۔ عالم اسلام کے لئے ان کے دل میں گہری ہمدردی کے جذبات موجزن تھے۔ امت اسلامیہ کی صفوں میں اتحاد ویکجہتی کو فروغ دینے کوششوں میں آپ کی خدمات قابل ذکر ہیں۔

کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد یکم اگست 2005 کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ اپنے آبائی قبرستان میں انتہائی سادگی سے مدفون ہوئے۔ نہ جھنڈا سرنگوں ہوا، نہ کوئی کتبہ تختی آویزاں کی گئی۔ دنیا کے متمول ترین ملک کے بادشاہ کے مزار پر گل وگلاب اور چادروں کی چڑھائی ہوئی۔ نہ قبر ایک بالشت سے زیادہ اونچی بنائی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا حکم بھی یہی تھا، تصویروں کو

مٹا دیا جائے اور جو قبر او نچی ہو اسے برابر کر دیا جائے ،،۔(صحيح مسلم)

جب یہ اندوہناک خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تو لوگ بہت مغموم ہوئے اور ہر سو افسوس اور حزن کا سماں پیدا ہوا۔ جمعیت اہل حدیث بلتستان کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے امیر جماعت الشیخ عبدالرحمٰن حنیف ،مجلس عمل کے رئیس الشیخ عبدالرشید صدیقی اور جمعیت کے مدیر عام الشیخ عبدالواحد عبداللہ نے فوری طور پر خادم الحرمين الشريفين الملك عبدالله بن عبدالعزيز آل سعود،ولى العهد الأمير سلطان بن عبدالعزيز،وزير الدفاع والطيران والمفتش العام ،الأمين العام لرابطة العالم الإسلامي ،وزير الأوقاف والشئون الإسلامية،سفير المملكة العربية السعودية اورمدیر مكتب الدعوة اسلام آباد وغیرہ مملکت کے کبار مسئولین کے نام تعزیتی خطوط ارسال کیے۔

ہم اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں أن يتغمد خادم الحرمين الشريفين بواسع رحمته ويحسن مثواه في جنت النعيم ويلهم الجميع الصبر والسلوان ويجزيه على جلائل أعماله الإسلامية الخالصة التي أنجزها بدافع من الإيمان القوي ويجعله ممن أنعم عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصلحين وحسن أولئك رفيقا.وإنا لله وإنا إليه راجعون.

شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی تخت نشینی

خادم الحرمين الشريفين فهد بن عبدالعزيزؒ کی رحلت کے بعد مملکت سعودیہ عربیہ کے دستور کی دفعہ 6 کے تحت شاہی خاندان ،سول وفوجی حکام ،سرداران قبائل ،علماء ومشائخ اور عام لوگوں نے ان کے بھائی عبداللہ بن عبدالعزیزؒ کے ہاتھ پر بایں الفاظ بیعت کی:(نبايعه على كتاب الله وسنة رسوله ﷺ وعلى السمع والطاعة في العسر واليسر والمنشط والمكره وعلى اثرة علينا وأن لاننازع الأمر أهله) ''ہم اپنے بادشاہ کی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق اس بات پر بیعت کرتے ہیں کہ ہم تنگی وآسانی اور خوش گوار و ناگوار ہر دو حالتوں میں سمع وطاعت سے کام لیں گے، چاہے ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور ہم حکمرانوں سے سرکشی نہیں کرینگے''۔

بیعت کے بعد شاہ عبداللہ نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔''میں آپ لوگوں سے وعدہ کرتا ہوں کہ قرآن کریم کو ملک کا دستور اور اسلام کو منہج بناؤں گا اور میرا سب سے پہلا کام حق کی بالادستی ،عدل وانصاف کی سربلندی اور بغیر تمیز کے سعودی عوام اور یہاں پر مقیم غیر ملکیوں کی خدمت ہوگا۔بعض اخباری بیانات کے مطابق شاہ عبداللہ نے بیعت کے وقت جھک جھک کر ہاتھ کا بوسہ لینے کے رواج سے منع کیا اور رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کا جو سادہ طریقہ تھا،اسی کو اپنانے پر زور دیا۔